نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو کہ دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۱۲ | مطبوعہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک۔ عہ
ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ ۱۲/ عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت بھیجی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

پلاطوس رومی حاکم اُس "راستباز" کے خون سے سبھوں کے سامنے اپنے ہاتھ دھو کے اپنی دانست میں بری الذمہ ہوگیا۔ یہودیوں نے سمجھا کہ اب ہم نے اُس ملامت کنندہ اور لوگوں کو ورغلانے والے بے باک شخص سے خلاصی پائی اُسکی رسی اپنے سے توڑ پھینکی اور اب ناصری بدعت کا خاتمہ ہوگیا کیونکہ خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوگئی ہے۔ لیکن وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے اُنپر ہنستا ہے اور اُنکے سارے منصوبے باطل ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ "ممکن نہ تھا کہ وہ موت کے قبضہ میں رہے"۔ قیامت مسیح کی حقیقت کو ثابت کرنیکے لئے ہم کوئی محسوس دلیل علم ہندسہ وغیرہ کی اشکاری نہیں کرسکتے کیونکہ وہ ایک گذشتہ ماجرا ہے پس اس عظیم ماجرے کے ثبوت کے لئے تواریخی دلیل سے بہتر اور کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ لیکن یہہ ضرور ہے۔ کہ مورخ ہمعصر ہم وطن اور ہم زبان اور بچشم خود دیدہ اور بگوش خود شنیدہ ماجروں کو قلمبند کرنیوالا ہو نہ یہہ کہ واقعہ کا بیان دو سو تین سو برس بعد صرف سنی سنائی باتوں سے لکھدے پس ایسے ایک مورخ متی کا بیان ہے کہ جو صفات مطلوبہ بالا سے موصوف تھا کہ یہودیوں سے حسب اطمینان قبر پر مُہر لگائی گئی اور رومی گارڈ حفاظت قبر کے لئے مقرر کیا گیا۔ اس لئے اب ہم چاہتے ہیں کہ ذرا ان محافظ سپاہیوں کی کارروائی اور اُنکی شہادت پر غور کریں کیونکہ موقع پر صرف وہی حاضر تھے۔ اتوار کی نورانی صبح اُفق آسمان سے نمودار ہونیکے وقت "یکایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترکے آیا اور اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کے اُسپر بیٹھ گیا۔ اُسکا چہرہ بجلی سا اور اُسکی پوشاک سفید برف سی تھی اور اُسکے ڈر سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مُردے سے ہوگئے"۔ خداوند مسیح فوراً قبر سے زندہ نکلا۔ "اے موت تیرا ڈنک کہاں اے قبر تیری فتح کہاں"۔ اتنے میں مریم مگدلینی اور وہ دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور فرشتوں کو دیکھکر اور قبر کو خالی پاکر اُنسے یہہ سُنکر کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے بڑے خوف اور خوشی کے ساتھ اُسکے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں اور راہ میں یسوع اُنہیں ملا اور فرمایا مت ڈرو میرے بھائیوں کو کہو کہ جلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھینگے۔ اُنکی خبر وہی پر یہہ باتیں شاگردوں کو کہانی سی سمجھ پڑیں مگر پطرس نیز نرح قبر کی طرف دوڑا اور شاگرد عزیز نے جو اُسکے ساتھ تھا آگے بڑھکر جھک کر قبر میں سوتی کپڑے اور سر بند کو جدا لپٹا ایک طرف پڑا پایا۔ کیا وے یسوع کی لاش کو چُرا لے گئے؟ ہرگز نہیں وے اس ماجرے سے تعجب کرتے ہوئے اپنے گھر میں پھر گئے۔ اب اُن رومی سپاہیوں کو جو غالباً اُس دہشت اور غیر معمولی رویت کے باعث دیر تک مُردہ سے پڑے رہے ہوش ہوا تو قبر کو مُہر شکستہ اور خالی پایا اور بچشم دیدہ کیفیت راست راست بلاکم وکاست شہر میں جاکے سرداروں کاہنوں سے بیان کی۔ وہ پلاطوس کے پاس غالباً اس خوف کے مارے اور گئے کہ وہ ضرور حسب رومی قانون موت کا فتویٰ اُنپر دیتا۔ پس بہتر یہہ ہی سمجھا کہ پہلے اس عجیب ماجرے کی نسبت یہودیوں کے سرداروں سے مشورہ لیا جائے +

سورهٔ عمران ۵۰ آیت میں لکھا ہے ان مثل عیسی کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون

یعنی عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی بنایا اُسکو مٹی سے پھر کہا اُسکو ہو جا تو وہ ہو گیا اِس سے پہلے ۴۹ آیت میں عیسیٰ کو کلمہ کہا اور اب اسکی شان گھٹانیکو مصنف قرآن یوں کہتا ہے - محمدی اکثر کہا کرتے ہیں کہ آدم کے تو باپ نہ ماں تھے حضرت عیسیٰ کے ماں تو تھی پس آدم کو بطریق اولیٰ خدا کا بیٹا کہنا چاہئے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ آدم کی اور عیسیٰ کی ایک ہی مثال نہیں ہے - چنانچہ لکھا ہے کہ پہلا آدم جیتی جان ہوا اور پچھلا آدم (عیسیٰ) جلانیوالی روح لیکن روحانی پہلے نہ تھا بلکہ نفسانی والا بعد اُسکے روحانی پہلا آدمی زمین سے خاکی ہے دوسرا آدمی خداوند آسمان سے ہے - ۱ قرنتیوں ۱۵ - ۴۵ سے ۴۷ بھلا کیا سورج کسی کے خاک ڈالنے سے چھپ سکتا ہے؟

کجا آدم کجا این مرد غمناک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اخبار عام ۹ مارچ منشی فضل الدین صاحب کی اُس چٹھی کے مضمون کو جو انہوں نے اپنے ایک عیسائی دوست کو لکھی تھی نور افشاں سے نقل کر کے اخیر میں لکھتا ہے "فی الواقع برین عقل و دانش بباید خندہ گرفت" واہ صاحب تعصب کے مارے سجع کے وزن کا بھی خیال نہ رہا - خدا کے کلام میں درست لکھا ہے کہ صلیب کا کلام ہلاک ہونیوالوں کے نزدیک بیوقوفی ہے پر ہم نجات پانیوالوں کے لئے خدا کی قدرت ہے - ۱ قرنتیوں ۱ - ۱۸ - آپ کو معلوم نہیں کہ جو لوگ صدق دل سے مسیح مصلوب کی پیروی کرتے ہیں وے اُن ساری چیزوں کو جو نفع کی ہیں مسیح کی خاطر نقصان سمجھتے ہیں اور اُنکا یہہ مقولہ ہے "کون ہمکو مسیح کی محبت سے جدا کریگا مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگائی یا خطرہ یا تلوار" بیشک ایسے لوگ بقول پولوس رسول کے دُنیا اور فرشتوں اور آدمیوں کے لئے ایک تماشا ٹھہرے ہیں پس وے جو آج ہنستے ہیں کل کو ضرور روئینگے - الحاصل - آج نجات کا دن اور قبولیت کا وقت ہے *

عالم تصویر کانپور کو نہ معلوم یہہ خبر کس ذریعہ سے ملی ہے کہ "برندابن راج میں ستی لال متھو تیواری برہمن جو کہ ساٹھ برس کا بوڑھا بھولا بھالا برہمن ہے پادریوں نے سلسلہ ملاقات بڑھا کر ایک روز اپنے گرجا میں بلا کر مشہور کر دیا کہ وہ عیسائی ہو گیا - عام ہندوؤں نے جلسہ کر کے اسکو پرایچت کرا کے شامل برادری کر لیا" ہم کو نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے جب ہندو مسلمان اخبارات ایسی بے تکی باتیں عوام میں پادریوں کو دھوکہ باز ظاہر کرنیکی کوشش میں لکھ کر اپنے کو اور اپنے اخبار کو بیوقعت کرتے ہیں - کیا آج کل اس منور زمانہ میں پادری صاحبان ایسے خارج العقل ہیں کہ وے یوں بیجا بیہودہ مشہور کر دینے سے کسیکو عیسائی کر سکتے ہیں جہانتک ہم کو ہندو مسلمانوں کے دیکھنے اور مسیحی مذہب کی نسبت اُنکے خیالات دریافت کرنیکا موقع ملا یہہ ہی ظاہر ہوا کہ وہ لوگ مسیحیت کے مطلب سے مطلق ناآشنا ہیں اور ناآشنا ہونیکی وجہ سے نہ صرف خود دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ عوام کو اپنے وہم و شبہات میں مبتلا کر کے مسیحیت کے حق میں غلط باتیں بتا کے متنفر و منحرف بنانا اپنا فرضی کام سمجھتے ہیں لیکن کامیاب نہونگے سچائی آخر تک غالب آئیگی اور وہ وقت نزدیک چلا آتا ہے کہ ہندوستان کے لوگ جانینگے کہ نہ گرجا میں جانے سے یا کسیکے مشہور کر دینے سے کوئی عیسائی ہو سکتا ہے اور نہ کھانے پینے یا انگریزی ڈریس پہننے یا انگریزی پڑھنے وغیرہ سے مسیحی بن جانا بلکہ روح کی ہدایت سے سچا مسیحی پطرس کے ساتھ ہم آواز ہو کر کہتا ہے "اے خداوند ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تجھ پاس ہیں ہم کسکے پاس جائیں" - نہ یہہ کہ برندابن کے بھولے بھالے برہمن کے موافق پرایچت کرتا پھرے

مولوی نذیر احمد صاحب کے مذکورہ لکچر میں تعلیم یافتہ پارٹی کا بھی ذکر تھا جس سے لکچرار صاحب حیرت میں تھے کہ اُسکے متعلق کیا باتیں کریں اور کیا نہ کریں - کیونکہ ریفارمران اسلام کی خواہش انگریزی زبان میں ترقی کرنا کی ہے جسکے بغیر قوم کی حالت سنبھل نہیں سکتی اور دوسری جانب دین کا خوف ہے کہ اُسکی تعلیم سے کہیں دینی امور اور شیوہ کافور نہو جائیں (یہہ خوب مذہب ہے جو انگریزی تعلیم سے کافور ہو جائے) ایڈیٹر کوہ نور فرماتے ہیں کہ ہم فوراً سمجھ گئے تھے کہ مولوی صاحب اسکو صاف طور پر نہ سمجھا سکینگے اور ایسا ہی ہوا کیونکہ مولوی صاحب کے بیان سے یہہ سمجھ میں آگیا کہ اگر انگریزی زبان میں تعلیم نہ ہوا کرے تو اسلام محفوظ رہ سکتا ہے (ورنہ نہیں ؟ اسلام کیا ٹھہرا کوئی چھوئی موئی ٹھہرا جو انگریزی مس سے اسقدر خائف ہے) اور پھر اُنکو اس بیان میں بھی نہایت مشکلات معلوم ہوئیں کہ اگر انگریزی تعلیم نہو گی تو مسلمان قومی ترقی کیونکر کر سکینگے - ہماری دانست میں کوئی زبان بھی بذات خود بلحاظ تاثیر نیک و بد نہیں ہو سکتی یہہ تو صرف دیرینہ خیال مولویوں اور پنڈت لوگوں کی من گھڑت باتیں ہیں کہ اہل بہشت کی زبان عربی ہے اور سنسکرت دیو بانی ہے اس لئے یہہ زبانیں متبرک اور مقدس ہیں - بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انگریزی علم سے آدمی مغرور بن جاتا ہے چنانچہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ ہمیں یاد ہے کہ راجپوتانہ کے بعض مشنری صاحبان کا یتیموں کو انگریزی تعلیم دینے میں یہہ ہی خیال مانع تھا مگر بعض صاحبان کی رائے تھی کہ اگر انکو انگریزی اعلیٰ تعلیم نہ ملے تو یہ وہی قلی کے قلی رہینگے - کیا انگریزی زبان کا خاصہ مغروری ہے ؟ ہر گز نہیں بلکہ نہ صرف انگریزی کی لیکن ہر ایک زبان کی اعلیٰ تعلیم جو اخلاق اور خدا شناسی کے ساتھ ہو انسان کو جمیع صفات حمیدہ میں لایق و فایق بناتی ہے - ایک مرتبہ حیدرآباد میں ایک امیر نے انگریزی سیکھنے کا ارادہ کیا تو ایک مولوی صاحب نے اُسکو کہا کہ اگر انگریزی پڑھتے ہو تو بوقت نزع انگریزی لفظ تمہاری زبان سے نکلیں گے - بس اُنہوں نے مجبوری انگریزی پڑھنا موقوف کیا - ہماری سمجھ میں ہوائے زبان زبون کے کوئی زبان اور کوئی علم ناقص و معیوب نہیں ہے *

مولوی نذیر احمد صاحب نے اسکے بعد علمائے اسلام پر بھی بڑے سخت حملے کئے اور انہیں اور انکے فتووں کو کاہل

مولی سے بھی کم وقعت ٹھہرایا۔ جسکو ایڈیٹر کوہ نور سخن نہیں سمجھے۔ مگر باستثنائے چند آجکل کے اکثر علما کی حالت مولوی صاحب کے بیان کے موافق بیشک ہی۔ غرضکہ یہہ طولانی لکچر ایک بجے رات کے جب لوگ اونگھنے لگے بمجبوری ختم ہوا اور لوگ پریشان ہوکر خود ہی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ لکچرار اور سامعین ہر دو کو شاباش!

مولوی صاحب کے لکچر پر جو حاضرین تالیاں پیٹتے تھے یہہ بعض اولڈ فیشن والے اور متعصب مسلمانوں کو بخیال تقلید نصاری بُرا معلوم ہوا اور بعض اخبارات نے بھی اسپر نکتہ چینی کی ہی۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جب اَور سب کام آجکل محمدی لوگ مسیحیوں کی تقلید پر کر رہے ہیں تو تالیاں پیٹنے میں کیا قباحت تصور ہو سکتی ہی۔ وہ لکچر سننے والوں کی مجلس تھی نہ کہ عشرۂ محرم کی مجلس عزا جسمیں ایسا کرنا مذموم سمجھا جائے۔ ع

آگے آگے دیکھنا ہوتا ہی کیا

ہمارے پاس بعض معزز نامہ نگاروں کے اسقدر مضمون طویل برائے اندراج اخبار آتے ہیں کہ اگر ایک ہی مضمون درج کر دیں تو شاید ایک یا دو پرچے کل اخبار کے ایک ہی مضمون کے لئے مکتفی ہوں اگرچہ مضامین عمدہ ہیں مگر زیادہ طولانی ہونے کی وجہ سے اُنکے لئے وہی باقی آئندہ کا خرخشہ لگا رہتا ہی جو زیادہ مستحسن معلوم نہیں ہوتا۔ لہذا ہم اپنے لایق نامہ نگاران نورافشاں کی خدمت میں ملتمس ہیں کہ مضمون میں مختصر نویسی کا لحاظ رکھکر ایسے مضمون بھیجیں جو دو یا تین کالم میں ختم ہو جائیں تو بہت بہتر ہی۔ دریں صورت چند نامہ نگاروں کے مضامین ایک پرچہ میں درج ہو سکینگے۔ جو پڑھنے والوں کے لئے دلچسپ اور نامہ نگاروں کی رفع شکایت کا باعث ہونگے۔ کیونکہ ایک طویل مضمون دوسرے مضمون کو درج کرنے سے روک دیتا ہی اور دیر ہونے میں مضمون باسی ہو جاتا ہی +

مراسلات

سنگنگ اینڈ پریچنگ پارٹی

(مجمع سماع و وعظ)

۱۔ یہہ چھوٹا سا مجمع خداوند کی پاک مرضی ہو تو ارادہ رکھتا ہی کہ تاریخ ۸ مارچ کو بھنڈارہ سے روانہ ہوکر ممالک متوسط اور برار اور ممالک مغربی و شمالی اور اودھ میں سفر کرتا ہوا راجپوتانہ کی راہ سے واپس آئیگا۔ اور ہو سکا تو پنجاب کا سفر بھی اختیار کریگا۔ فقیر بھی اس مجمع کا ہمسفر ہوگا +

۲۔ بالفعل اس مجمع کے مقامات ذیل میں لکھنؤ تک لکھے جاتے ہیں۔ باقی کی فہرست پیچھے سے لکھی جائیگی +

۳۔ ہر ایک مقام پر مسیحیوں کی مجلس میں حسب ذیل کام ہوگا +

الف۔ پہلے ایک گیت گایا جائیگا +

ب۔ پھر ایک مختصر وعظ مشن کے کاموں اور عیسائیوں کی بہتری دینی اور دُنیاوی کے لئے کی جائیگی +

ج۔ پھر ایک وعظ ہوگا جس میں مشن کے کاموں اور پھلوں کا ذکر اور اُن نہایت ضروری باتوں کی تفصیل کی جائیگی جنکی طرف زیادہ توجہ درکار ہی اور جو ہم دیسی مسیحیوں کے سب سے مقدم کام ہیں جن میں مقدور بھر ہمیں مدد اور کوشش کرنا واجب ہی +

د۔ پھر ایک گیت گایا جائیگا +

ہ۔ پھر ایک مختصر وعظ وعظ کی باتوں کی بابت +

و۔ پھر ایک گیت گایا جائیگا +

ز۔ پھر وعظ کی باتوں کی بابت صلاح اور تجویز +

۴۔ اس مجمع کی اُن مسیحی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہی کہ مہربانی فرماکر وقت مقرر پر جسکی اطلاع خاص پہلے سے دیجائیگی حسب تفصیل ذیل امداد فرمائیں +

الف۔ مجمع کے قیام کے لئے جگہہ اور ضروری سامان +

ب۔ مجلس کے لئے جگہہ اور اُسکے سامان۔ اور اپنے اور دیگر چرچ اور مشن کے لوگوں کو وقت پر مجلس میں جمع فرمانا +

ج۔ اگر موجود ہو تو ایک ہارمونیم مجلس میں بہم پہنچانا +

د۔ جو جو بھائی مدد کر سکتے ہیں ہارمونیم بجانے میں یا گیت کے گانے میں۔ یا وعظ کرنے میں شریک ہوں اور صلاح و تجویز میں شریک ہوکر مدد فرماویں +

ہ۔ اپنے خاص مقام کے سوا دوسرے ایک یا دو مقام تک بھی قدم رنجہ فرماکر مجمع کی امداد فرمائیں تو بڑی عنائت +

و۔ جو بھائی ہندوستانی گانا بجانا جانتے ہیں مہربانی فرماکر اپنے ساز ساتھ لائیں اور غذائے روح سے زمزمہ پردازی فرمائینگے۔ تو مجمع کو مدد ہوگی +

فہرست مقامات مجمع

مارچ	۸	روانگی بھنڈارہ سے۔	
ایضاً	۹	رائے پور۔	مقام
”	۱۰	بشرامپور۔	ایضاً
”	۱۱	مجلس بشرامپور میں۔	
”	۱۲	رائے پور۔	”
”	۱۳	مجلس رائے پور۔	
”	۱۴	روانگی از رائے پور۔	”
”	۱۶	امراوتی میں مجلس۔	”
”	۱۹	مجلس ہوشنگ آباد۔	”
”	۲۱	ایضاً جبلپور۔	”
”	۲۴	” الہ آباد۔	”
”	۲۶	” کانپور۔	”
”	۲۷	” لکھنؤ۔	”

راقم

احقر صفدر علی۔ از بھنڈارہ

شبہ لہم کے قایلوں کیلئے غور طلب

ڈیر مسٹر ایڈیٹر۔

آپ کے ایڈیٹوریل کے صیغہ میں جو خیالات نبی عرب کے شُبّہ لَہُم کی نسبت ادا کئے گئے ہیں وہ منصف مزاج محمدیوں کی ہدایت کے لئے اسقدر کافی ووافی ہیں کہ اُنپر کچھ ابزاد کرنیکی ضرورت نہیں۔ تو بھی چند سطور بطور ایک نتیجہ کے جو پیش کردہ بحث سے نکلتا ہی ارسال کرنے کی جراُت کرتا ہوں درج کرکے ممنون فرمائیں ✢

آپ اس نادر سلسلہ کے اختتام پر جو نور افشاں مطبوعہ ۲۰ فروری سنہ حال میں مندرج ہی فرماتے ہیں کہ "افسوس ہی کہ محمد عربی نے نہ صرف شبہ لہم کے دام میں پھنساکر کروڑوں بنی آدم کو جو اُسکو نبی برحق جانکر اُسکی ایسی خلاف باتوں پر یقین کرتے ہیں دولتِ نجات سے محروم رکھا بلکہ عہد عتیق وجدید کی پیشین گوئیوں اور واقعات تواریخی کے خلاف بیان کرنے سے ہمیشہ کیلئے ایک تفرقہ عظیم برپا کردیا جسکی جوابدہی ضرور اسکو کرنی پڑیگی"۔ اس ماست فتویٰ میں جو الفاظ میری طرف سے تحت الخط کئے گئے ہیں اس قابل ہیں کہ انپر زور دیکر شبہ لہم کے بانی کو ہمیشہ کے لئے سچا یا جھوٹا ٹھہرایا جائے ✢

تواریخی واقعات کے متعلق فیصلہ کرنے کا ایک عام قاعدہ یہہ ہی کہ اگر ایک تصنیف کسی دوسری تصنیف کے واقعات کو غلط ٹھہرائے تو دونوں کی راست بیانی پر شک ہوگا۔ لیکن از روئے انصاف اُس تصنیف کو ترجیح دیجائیگی جو واقعات سے بہت تھوڑے عرصہ بعد لکھی گئی۔ اور اگر مصنف نے چشم دید حالات کو قلمبند کیا ہو تو اُسکی وقعت اور بھی زیادہ ہوگی۔ اور اگر وہ دوسری تصنیف اصلی واقعات کے کئی سو سال بعد اُنہیں واقعات کو غلط ٹھہرائے تو قابل اعتبار نہ سمجھی جائیگی۔ مثلاً اگر کوئی شخص آجکے دن ثابت کرنا چاہے کہ سکندر اعظم نے ہندوستان پر کوئی [illegible] کیا پُرانی تواریخوں کے مقابل اُسکی سچائی کا چراغ روشن [illegible] ایسے شخص کے ساتھہ اگر بغرض چشم پوشی [illegible] جائے تو کم از کم راستی کا دشمن اُسکو ضرور کہینگے ✢

لیکن کسی مذہبی تواریخ کے واقعات کو غلط ٹھہرانا کوئی ہلکی سی بات نہیں۔ اسپر بڑی بڑی تواریخ موقوف ہیں۔ اب اسی قاعدہ کو مدنظر رکھکر مرد مصلوب کی نسبت انجیل اور قرآن کے بیانات کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔ مگر یہاں پر ایک اور مشکل سامنے آموجود ہوتی ہی۔ یعنے جس روح نے مصنفِ قرآن کے دل میں مرد مصلوب کی نسبت شبہ ڈالا اُسکے پیرووں کو انجیل کی صداقت اور اصلیت کی بابت بھی شبہ میں پھنسادیا۔ اور یہہ گرداب اُس دوسرے سے زیادہ خطرناک ہی۔ کیونکہ جو شخص آنکھیں بند کرکے اطمینان سے کہہ سکتا ہی کہ یہہ وہ انجیل ہی نہیں نہ فقط مستند تواریخی واقعات کے خلاف اپنا جھنڈا کھڑا کرتا ہی لیکن یہہ بھی ثابت کرتا ہی کہ حق جوئی سے اُسکو مس نہیں ✢

اگرچہ میری خواہش ہی کہ اس جگہہ تواریخی ثبوت پیش کرکے دکھا سکتا کہ قرآن کی تحریر کے وقت تک انجیل نہیں بدلی لیکن اندیشہ ہی کہ یہاں اسقدر گنجائش نہ ہوگی۔ اور نہ بمقابل اُن دلچسپ مضامین کے جو آجکل آپ کے اخبار میں شایع ہو رہے ہیں اسکی ضرورت ہی ہی۔ تو بھی اسوقت ایک بنگال کے مشہور عالم وفاضل ڈاکٹر کے۔ ایم بنرجی صاحب کے ایک لکچر میں سے چند سطور اقتباس کرکے ختم کرتا ہوں بدیں اُمید کہ اس سے آپکے ناظرین میں سے کسی عاقل کو اشارہ ہاتھہ لگ جائے۔ **قولہ** اگر انجیل کا بدل جانا تواریخی امر ہو تو تواریخی طور پر اسکا امتحان بھی کرنا چاہئے۔ اول ہم یہہ سوال کرینگے کہ مسیحی جماعت کے خلاف جعل سازی کا یہہ الزام کسوقت اور کس بنا پر عاید کیا گیا۔ یہہ الزام ساتویں مسیحی صدی میں پہلی دفعہ قایم کیا گیا۔ اور سو بھی تواریخی باتحقیق کی بنا پر نہیں لیکن محمدی مذہب کے پیرووں نے چند خاص قسم کے الہامی مسایل کے خلاف جن سے وہ واقف تھے یونہی ایک دعویٰ گھڑ کر مارا۔ اس لئے یہہ الزام کچھ قعت نہیں رکھتا۔ رسولوں کے زمانہ سے لیکر ترتیب وار مصنفوں کی کتابوں میں انجیل سے اقتباس اور حوالے پائے جاتے ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ جو انجیل آجکل ہمارے ہاتھوں میں ہی وہی اصلی انجیل ہی۔ مسیحی اور غیر مسیحی مصنف اس امر کے شاہد ہیں کہ جن مسایل کو محمدیوں نے رد کیا مسیحی جماعت انکو کسوقت سے [illegible] آئی ہی۔ محمد صاحب کے وقت سے پیشتر کئی ایک بدعتوں [illegible] متعلق بحث مباحثے اُٹھے جنمیں طرفین نے اسی انجیل کو جو [illegible] ہم پیش کرتے ہیں اپنی سند ٹھہرایا اور کبھی کسی نے اس [illegible] شک پیش نہ کیا کہ یہہ کتاب سراسر جعلی ہی۔ ابتدائے زمانہ ہی میں ان نوشتوں کے اتنے ترجمے مختلف زبانوں میں کئے گئے تھے کہ جن سے نیا عہدنامہ گویا سر بمہر ہوگیا اور جعل [illegible] کا امکان ہی نہ رہا۔ انتہی ✢

خدا وہ دن جلد لائے جب محمد عربی کے پیرو شبہ لہم کے گرداب سے نکل کر حضرت پولوس کے ہم آواز ہوکر کہیں کہ "ہرگز نہ ہووے کہ میں فخر کروں مگر اپنے خداوند یسوع مسیح [illegible] صلیب پر جس سے دنیا میرے آگے مصلوب ہوئی اور میں [illegible] کے آگے ✢

ناصر۔ از جالندھر

نمبر دوم

انجیلی پہلی بشارت

اس نجات کی تشہیر یعنی بشارت سنانا انجیلی بشارت کہلاتی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ لفظ انجیل کے معنی ہی خوشخبری۔ انجیل ایک یونانی زبان کا لفظ ہی جسکے معنی ہیں اچھا پیغام کہ اس پیغام میں خدا یا تو خود آپ یا اپنے بندوں کے وسیلہ نجات کی [illegible] تدبیر کا ذکر اور اظہار کرتا ہی جو اُسنے انسان کو گناہ کی مزدوری سے چھٹکارہ بخشنے کیواسطے تیار کی ہی اور جسکی تیاری بلاشبہ دُنیا کی پیدایش سے پیشتر ہوئی مگر جسکا ذکر اور بشارت گناہ کے وقوع کے وقت کیا گیا کہ اُس سے پیشتر نہ تو اسکی ضرورت تھی کوئی موت کی قید میں نہ تھا اور نہ اُسکی ہستی اور خوبیوں کو خدا کے سوا کوئی جانتا تھا ✢

اسبات کو تسلیم کرنا کہ خدا نے یہہ نجات سب آدمزاد [illegible]

* کیونکہ اسکے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا۔ ایڈیٹر

لئے تیار کی ہی بالکل سالم عقل کو پسند ہی کہ وہ رب العلمین ہی نہ رب الخاص قوم۔ یہاں پر ہیہ چھوٹی سی دلیل پیش کرنا کہ جو لوگ ہیہ کہتے ہیں کہ کسی خاص قوم اور خاص لوگ کیواسطے نجات ہی اور دوسروں کو اُسکے حقدار نہیں سمجھتے مدلل بات نہیں کہتے ہیں۔ بلاشبہ ہیہ نجات سب آدمزادوں کے لئے تیار ہوئی اور ہی مگر اُسکے ثمرہ سے بہرہ یاب وے لوگ ہونگے جو اسکو قبول کرینگے اور اسکی تاثیروں سے فائدہ اُٹھاوینگے خواہ تھوڑے خواہ بہت کہ ہیہ عقلی بات ہی اور قبولیت کے لائق کیونکہ خدا انسان پر کبھی جبر نہیں کرتا۔ کہ اسکو اشرف المخلوق پیدا کیا ہی اور اُسکو نیکی اور بدی اور راستی اور ناراستی کی تمیز کی قوت بخشی ہی اس لئے وہ اُسکو ذمہ وار ٹھہراتا ہی وہ حیوان ناطق ہی۔ حیوان مطلق جس میں ہیہ تمیز نہیں اُسکو وہ ذمہ دار بھی نہیں ٹھہراتا اور ذمہ واری بھی درجہ بدرجہ ہی کہ جتنا کسی کو بخشا گیا اتنا ہی اُس سے طلب کیا جائیگا۔ پس جب خدا عدالت کریگا سب کا مُنہہ بند ہو جائیگا اس لئے کہ خدا نے سب کچھ کیا مگر انسان نے بے پرواہی کرکے اس نجات کو قبول نہ کیا اور موت کی قید میں یہاں رہتا اور ابدیت میں رہیگا +

اب انجیل اُس کتاب کا نام بھی ہی جسمیں خداوند عیسیٰ مسیح اور اُسکے رسولوں اور مسیحی جماعتوں کا مختصر اور ضروری احوال درج ہی یعنی اسمیں خداوند مسیح کے معجزے اور پیش گوئیاں اور تعلیم صحیح ہیں لیکن تمام کتاب انجیل بلکہ تمام کتب انبیا اس ایک اعظم پیغام پر مبنی ہیں کہ انکا مرکز اور مقصد یہی ایک ہماری خوشخبری ہی کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے + ہیہ سچ ہی کہ کتاب انجیل ۱۸۰۰ برس سے ہی کہ خداوند مسیح کے صعود کے بعد اُس کے رسولوں متی مرقس لوقا یوحنا پطرس اور پولوس نے شروع سے آخر تک لکھا اور پہلی صدی میں ہی مسیحی جماعتوں نے ان رسولوں کی تصانیف کو یکجا یعنی ایک کتاب میں جمع کرکے اُسکا نام انجیل و نیا عہدنامہ رکھا اور اُسکو الہامی مان لیا۔ اگرچہ مختلف اشخاص نے اس کتاب کے مختلف حصوں کو مختلف وقت اور جگہوں میں لکھا ہی مگر سب میں اتفاق ہی اختلاف مطلق نہیں کہ خدا کی پاک روح کی ہدایت سے لکھتے تھے الہام اسی کا نام ہی اور سب کا مرکز اور مقصد وہی انجیلی بشارت ہی کہ نجات مسیح کی موت سے حاصل ہوئی ہی +

ہم فقط انجیل کو ہی الہامی نہیں مانتے بلکہ ایک اور کتاب بلکہ کتابوں کا مجموعہ بنام پُرانا عہدنامہ ہی جسکو ہم خدا کا کلام جانتے ہیں۔ عہدعتیق و عہدجدید دونوں میں ۶۶ چھوٹی بڑی کتابیں صحیفے اور خطوط ہیں اور ہیہ سب ایک کتاب میں جمع ہیں جسکا نام بائبل رکھا گیا ہی جسکے معنی ہی کتاب یعنی خاص کتاب کیونکہ یہی کتاب ہی جسمیں خدا کی مرضی کا الہام مندرج ہی کہ انسان کیونکر گناہ اور موت کی قید سے خلاصی حاصل کر سکتا ہی عہدعتیق کی کتابیں عہدجدید کی کتابوں کیطرح اگرچہ مختلف وقتوں اور مختلف مکانوں میں مختلف اشخاص نے تصنیف کی ہیں تسپر بھی اُن میں کامل اتفاق ہی اور سب کا مقصد اور مرکز ایکہی بات ہی یعنی نجات کی وہی تدبیر اُن میں مشتہر اور آشکارہ ہی انجیلی بشارت ان سب کتابوں کی جان ہی اگر اس خوشخبری کو اُن میں سے نکال ہیں تو وے سب کی سب بے جان ہو جاتی ہیں عہدعتیق اور عہدجدید میں ایسی نسبت و مناسبت اور اتفاق و اتحاد ہی کہ ایک کو چھوڑکر دوسری کو سمجھنا بھی نہایت مشکل بلکہ قریباً محال معلوم ہوتا ہی انجیل کو کون بخوبی سمجھتا ہی؟ وہی شخص جو عہدعتیق کو بخوبی جانتا اور مانتا ہی کیونکر شروع یعنی پیدایش سے لیکر آخر یعنی مکاشفات تک خدا کی پاک روح کے الہام سے منکشف ہی +

اب ہم سوال خاص کیطرف رجوع کرتے ہیں مگر اس مسلم بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ صیغہ زمان انسان سے نسبت رکھتا ہی نہ خدا سے یعنی ماضی اور حال اور مستقبل انسان کیواسطے ہیں کہ اُسکا علم محدود ہی نہ خدا کے نزدیک کہ اُسکا علم لامحدود ہی اور اُسکے نزدیک تمام ابدیت یک زمان یعنی فقط حال ہی حال ہی ماضی اور مستقبل اُسکے نزدیک کچھ نہیں اُوپر اشارتاً ذکر ہو چکا ہی کہ نجات کی تدبیر کی تجویز ازل سے ہو چکی تھی اور اب ہم اس بات کے ثبوت میں کلام الہی سے ایک نوشتہ اقتباس کرتے ہیں اور رسایل کیطرح اُس نوشتہ کے متعلق مکاشفات کو بھی نقل کردینگے کہ اُن سب کے مطالعہ سے اُسکو اس مضمون کی نسبت بہت روشنی اور خبر حاصل ہوگی اور وہ نوشتہ انجیل مقدس میں پولوس رسول کا خط دوم بنام تمطاؤس باب اول کی ۹ و ۱۰ آیات میں موجود ہی۔ یعنی "کہ اُس نے ہمیں بچایا اور پاک بلاہٹ سے بُلایا نہ ہمارے کاموں کے سبب سے بلکہ اپنے ارادہ ہی اور اُس نعمت سے جو مسیح یسوع کے ظہور سے ظاہر ہوئی کہ جس نے موت کو نیست کیا اور زندگی و بقا کو انجیل سے روشن کردیا۔" اور اس نوشتہ کے متعلق حوالے (References) ہیہ ہیں۔ خط رومیوں کو ۳ باب ۲۵۔ اور ۱۶ باب ۲۵ و ۲۶ و افسیوں کو ۳ باب ۹ و ۱۱ و قلسیوں کو ۱ باب ۲۶ و تیطس کو ۱ باب ۲ و ۳۔ اور یوحنا کا مکاشفہ ۱۳ باب ۸۔ ان نوشتوں سے صاف واضح اور روشن ہی کہ خدا کو ازل سے سب کچھ معلوم تھا وہ جانتا اور دیکھتا تھا کہ آدم اور اُسکی نسل گناہ کرکے موت کی قید کے مقید ہو جاوینگے اور اُسنے بڑے رحم اور محبت سے اُسی وقت ہیہ تدبیر نکالی اور اپنے ازلی بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو مقرر کیا کہ قربان ہو اور انسان کے گناہ کا کفارہ گذرانے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا قربانی و کفارہ خدا کے نزدیک ہو چکا ہی اُسکے لائق ہی کہ وہ لاتغیر و لاسہو خدا ہی اور ایک ہی زمان کا مالک ہی بیٹے نے خود بخود اور خوشی سے اسکو قبول کیا کہ باپ اور بیٹے کی مرضی ایک ہی اور کبھی اس مرضی میں مخالفت نہیں ہوئی۔ الٰہی محبت اس تدبیر کا چشمہ اغاز اور سبب ہی کہ جو محبت باپ میں ہی وہی محبت بیٹے میں بھی ہی اور محبت کا تقاضا ہی کہ محبوب کے دُکھوں کو دور کردیتی ہی اور اگر محبوب کے دُکھ تکلیف محبت کے دُکھ اُٹھانے کے بغیر دور نہیں ہوتے تو محبت اُسکو دُکھ و مصیبت برداشت کرنے کے لئے بھی آمادہ کرتی ہی ورنہ محبت محبت ہی نہیں رہتی۔ ہیہ قاعدہ قطعی اور عالمگیر ہی خدا سے لیکر حیوان مطلق کے درجہ تک جاری ہی جس میں محبت ہی وہ اپنے محبوب کے لئے اگر ضرورت ہو بلاناغہ دُکھ سہیگا جہاں عذر ہی وہاں محبت کی کمی ہی +

خدا انسان سے محبت رکھتا ہی کہ اُسکو خدا نے اپنی شکل و صورت پر پیدا کیا ہی اور اُسکی مصیبت کو دیکھ کر اُسکی محبت کیونکر جوش نہ مارے اور پھر کیونکر اُسپر اپنی محبت ظاہر کرے فقط کلام سے نہیں کہ یہہ محبت ہی نہیں بلکہ حقیقت میں اور عمل میں یا یوں کہیں کہ سچ مچ انسان کے عوض دُکھ پاوے اور اُسکو دُکھ سے چھٹکارا بخشے - یہہ مسئلہ بھی نہایت دقیق بیش ہی کہ خدا کیونکر دُکھ اُٹھاوے وہ تو ایک نادیدہ روح ہی اور اُس میں دُکھ اور مصیبت نہیں ہو سکتی ہیں - کلام الٰہی ہمیں اِس مسئلہ پر بھی منوّر کرتا ہی کہ بیٹے نے کہا کہ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہیں چاہتا تو نے میرے کان کھولے (چھیدے) چڑھاوے اور خطیت کا تو طالب نہیں تب میں نے کہا دیکھ میں آتا ہوں اے میرے خدا میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں - (زبور ۴۰ - ۶ و ۷ و ۸ آیات) +

پھر اگر اسکے ساتھ عبرانیوں کے خط کا دوسرا باب آخر تک مطالعہ کریں تو ہمیں صاف معلوم ہو جاتا ہی کہ بیٹے نے جسم اِس غرض سے اختیار کیا کہ انسان کے دُکھوں کو اُٹھاوے اور اُسکو رہائی بخشے - خدا مجسم ہوا اُسکا نام عمانوئیل ہی یعنی خدا ہمارے ساتھ یا خدا مجسم - اگر یہہ تدبیر نہ ہوتی ہم نہیں جانتے انسان کیونکر بچتا - چنانچہ رسول فرماتا ہی کہ " تو ہم کیونکر بچینگے اگر ایسی بڑی نجات سے غافل رہیں جسکا بیان پہلے خداوند سے ہوا اور سننے والوں سے ہم پر ثابت ہوا (عبرانیوں کو ۲ باب ۳) +

(باقی پھر -)

راقم پادری اوٹل صاحب

منقولات

(ممالک مغربی و شمالی اور اودہ کے دیسی اخبارات)

ممالک مغربی و شمالی کے حضور لفٹنٹ گورنر نے اس احاطہ کے دیسی اخبارات کی نسبت ۱۸۸۸ و ۸۹ء کی رپورٹ میں اِس طرح پر تحریر فرمایا ہی +

" ان صوبجات میں دیسی اخبارات اُن زیادتیوں سے ایک حد تک بری ہیں کہ جو اکثر حصص ہند کے اخبارات میں پائی جاتی ہیں کسیقدر زیادہ اعتدال پسند تحریر و خیالات یہاں موجود ہیں مگر شائد اب کسیقدر زیادہ رجحان دیسی اخبارات کا اِس جانب ہی کہ دیگر مقاموں کے اخبارات کی سخت نویسی میں پیروی کریں - یہہ طرز تحریر دیسی اخبارات کا اختیار کرنا قابل افسوس ہی کہ اس سے وہ گورنمنٹ کی امداد و رہنمائی نہیں کر سکتے کیونکہ اُن کے جلے جلے الفاظ اور خیال ہوتے ہیں - جو کچھ گورنمنٹ کی زبان سے نکلتا ہی اُسکو وہ بُرا سمجھتے ہیں - اکثر اوقات یہہ بالکل فضول ہوتا ہی کہ دیسی اخبارات کے صفحوں کیجانب کسی عمدہ رائے با حکمت جیسی تجاویز گورنمنٹ یا رعایا کی خواہشات و رائے کے دریافت کرنے کے لئے توجہ کیجائے - خوش قسمتی سے چند دیسی اخبارات اِس حصہ ملک میں ایسے ہیں کہ جو اِس سختی کے مستحق نہیں ہیں - مگر دیسی اخبارات عموماً محتاج لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں کہ جو اِس سے یہہ فایدہ اُٹھاتے ہیں کہ اپنے معزز اہل ملک پر رباؤ ڈالکر روپیہ وصول کرتے ہیں اور ماسوائے دیسی اخبارات کے فضول اور بیکار ہونے کے کہ وہ اُن وجوہ سے جو اُوپر بیان ہوئے ہیں گورنمنٹ کی رہنمائی نہیں کر سکتے جو آزادی کہ اُنکو اسوقت حاصل ہی وہ اِس عظیم فرقہ کو سخت ناپسند ہی کہ جس سے یہہ لوگ روپیہ وصول کرتے ہیں - نبی کوال لفٹنٹ گورنر صاحب کا یہہ خیال نہیں ہی کہ اُنکی حد اعتدال سے بڑھی ہوئی تحریرات حکام پر خلاف دانشمندی حملہ کسی حد تک رعایا کے خیالات بدل رہے ہیں یا اسقدر حاوی ہوئے ہیں کہ رعایا اُن کے خیالات پسند کرے - کسی حالت میں دیسی اخبارات کسی کے قائم مقام نہیں ہیں - محتاجی اور لالچ یہہ خاص اوصاف اُن میں ہیں - یہہ یقین کرنا مشکل ہی کہ بلا روک ٹوک دیسی اخبارات کی اشاعت سے کہ جو عموماً گورنمنٹ ہند کی نیت پر حملہ کیا کرتے ہیں اور اُسکے افسران پر عیب لگاتے ہیں آخر میں جاہل لوگوں میں جیسے کہ یہاں کے عوام ہیں - گورنمنٹ سے سخت بدظنی پیدا کرتے ہیں ناکامیاب ہونگے - جس گورنمنٹ کی نسبت ابتک یقین دلایا گیا ہی کہ اُس کی نیت بری اور اُسکے ماتحت ایسے ہی خیالات رکھتے ہیں جو کچھ کہ ابھی بیان کیا جا سکتا ہی یہہ ہی کہ جاہل لوگ اُن لوگوں سے جنہوں نے اُن کو تعلیم دینے کا بیڑا اُٹھایا ہی مناسب اور صحیح خیالات گورنمنٹ ہند کی نسبت رکھتے ہیں " +

اس رپورٹ کی نسبت ہمعصر کوہ نور فرماتے ہیں کہ بعض امور الزامی جو صاحب ممدوح نے اخبارات کی نسبت فرمائے ہیں وہ ہرگز درست نہیں ہیں اور رپورٹ میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہی - ہندوستانی اخبار لکھنؤ تو اِس رپورٹ پر جامہ سے باہر ہو گیا ہی - اور بقول اخبار عام اُسنے اس تُندی سے کام لیا ہی جو گستاخی کے درجہ سے بھی گری ہوئی ہی اور جس سے نواب لارڈ کی رائے جو اُنہوں نے دیسی اخبارات کی نسبت قائم و مشتہر کی ہی اور بھی مضبوط ہو گئی - اگرچہ وہ اخبارات جنہیں اُن الزامات مشتہرہ کا بانی سرتا ہی بمصداق مثل مشہور " چور کی داڑھی میں تنکا " اُنکو اپنی نسبت سمجھیں اور خواہ کوئی رپورٹ مذکورہ کے ریمارک کو سخت یا الزامی یا مبالغہ کچھ ہی خیال کریں مگر ہم یہہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ باستثنائے معدودے چند جو القلیل کالمعدوم ہیں دیسی اخبارات کی حالت ابھی تک بعینہٖ ایسی ہی ہی جیسا کہ نواب لاٹ صاحب نے اپنی رپورٹ میں تحریر فرمایا ہی اور جبتک مہتمان اخبارات میں بے غرضی ہمدردی اور ہندوستانیوں کے لئے خود نثاری و خیر و ترقی خواہی کی روح داخل نہ ہو اخبارات کی یہی حالت رہیگی اور اِن صفات مذکورہ کا حاصل ہونا بغیر الٰہی روح کی تائید و رفاقت کے محال ہی +

بتاریخ ۳ - مارچ چند ڈاکوؤں کی جنمیں ستّی جھنڈا گوجر وغیرہ بھی شامل تھے - ایک شخص نے میرٹھ سے چھ یا سات میل کے فاصلہ پر موضع روڑھ کے پاس ایک جنگل میں ضیافت کی اور اسکو خوب شراب وغیرہ پلائی - یہہ بھی سُنا ہی کہ یہہ ضیافت محض اُنکی گرفتاری کی سازش سے کی گئی تھی اِس لئے اِدھر اُدھر کے گاؤں کے جو کچھ فاصلہ پر تھے بہت سے لٹھ باز جاٹ پوشیدہ چاروطرف جمع ہو گئے تھے - اسی اثنا

میں ستی شبہ امیر سنگھ موضع شبا دلی تحصیل باغ پت ضلع میرٹھ نے قریب دو بجے دوپہر کے کچہری میں انسپکٹر جنرل کو اطلاع دی کہ جھنڈا اس جگہہ پر موجود ہی۔ پس اُسی وقت بہت سے سوار مسلح ہو کر معہ افسروں وغیرہ کے اسکی طرف بہت تیزی سے گئے۔ انکے پہنچتے ہی ڈاکوؤں نے چند فیر کئے۔ مگر جب اُنکے پاس سے بارود ختم ہو گیا تو جھنڈا اُس جگہہ سے نکلکر بھاگا۔ اور ایک جھاڑی میں جا چھپا۔ پولیس کے افسروں نے فیر کئے چنانچہ جھنڈا اور بھوپال تو مارے گئے۔ اور ایک سقہ زخمی ہوا اور سات ڈاکو گرفتار ہو گئے۔ جھنڈا کے مُردہ جسم کے فوٹو کی تصویر لی گئی ہی یہہ بھی سُنا ہی کہ اُسکو چیر کر جو اُس کا دل نکالکر وزن کیا گیا تو ڈھائی پاؤ کا تھا۔ اب ڈاکہ کا بہت کچھ پتہ لگتا جاتا ہی۔ میرٹھ میں بہت جگہہ پولیس جمع ہی +

واقعات اور رائیں

نامہ نگاروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ امیر کابل نے قطعی حکم جاری کیا ہی کہ ہمارے ارادوں اور کارروائی افغانستان کی کوئی خبر منتشر نہ ہو۔ اگر کوئی بے سوچے سمجھے گفتگو کرے تو اُسکی زبان کاٹی جاتی ہی۔ اگر یہہ معلوم ہو کہ فلان شخص اخباروں کو خبر پہنچاتا ہی تو اُسکا سر قلم کر دیا جائیگا +

شہنشاہ روس نے حال میں یہہ حکم جاری کیا ہی کہ شاہی خاندان کے لوگ آیندہ سے وہی کپڑا پہنیں جو خاص روسیوں کے ہاتھ کا بنا ہو۔ اس حکم سے پیرس میں بہت ناراضگی ہوگی کیونکہ ابتک شہنشاہ اور بیگم کو وہیں سے کپڑا جاتا تھا۔ شہنشاہ بیگم کے پاس بیس فرانسیسی درزی نوکر ہیں جو ہمیشہ کپڑا سیا کرتے ہیں +

زار روس کو ایک نہلسٹ عورت نے چٹھی کے ذریعہ متنبہ کیا ہی کہ اگر وہ اس مزاحمت کی پالیسی کو ترمیم نہ کرینگے تو انکی قسمت پیٹر سوم کیتھرائن دوم کے بیٹے پال اور انکے باپ الگزینڈر کی سی ہوگی۔ ایسی ہی چٹھیاں تمام وزرا کو پہنچی ہیں۔ شاہی محل وغیرہ پر زاید پہرے تعینات کئے گئے ہیں +

لنڈن ۸ مارچ۔ کہتے ہیں کہ چونکہ وزیر پرتگال کو مشرقی افریکہ کے ملک متنازعہ کی نسبت لارڈ سالسبری کے ساتھہ فیصلہ کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ واپس لسبن کو چلا آیا ہی۔ پرتگالی لوگ تاحال جوش و خروش میں ہیں +

لنڈن کی پولیس خبرداری کے لئے مشہور ہی۔ لیکن حال میں جو اُسنے ایک نیا انتظام کیا ہی وہ اسکی عمدگی کو بخوبی ثابت کرتا ہی۔ تجویز ہی کہ کل شہر میں ایک تاربرقی لگائی جاویگی جو نہیں آدمی اسکے بٹن پر ہاتھہ رکھیگا فوراً پولیس مین اُسکے پاس آموجود ہونگے اور اُسکی شکایت کو سُنینگے +

ہندوستان میں اسوقت اٹھارہ کروڑ اناسی لاکھہ بیس ہزار چار سو اُنسٹھہ ہندو ہیں۔ اور چوّن لاکھہ اٹھاون ہزار آٹھ سو ۹۵ بُدھ مذہب اور پانچ کروڑ ۱۲ ہزار ۵ سو ۹۵ مسلمان اور اٹھارہ لاکھہ ۶۳ ہزار ۸ سو ۹۵ عیسائی ہیں +

راجپوتانہ گزٹ اجمیر کے ہندوؤں کی نسبت مظہر ہی کہ ہندوؤں میں ہولی بڑی دھوم دھام سے ہوئی فحش کی کوئی انتہا نہ رہی۔ سرکاری قانون تو کئی روز پہلے آنا سا گرمیں جا چھپا تھا مگر شرافت اور انسانیت بھی ہندو صاحبوں کے دماغ سے اس موقعہ پر اسطرح جاتی رہی جیسے گدھے کے سر سے سینگ +

سری ناتھہ دوارہ علاقہ میواڑ سے راجپوتانہ گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ ۷ فروری سنہ حال کو مسمّی جمعہ خان ساکن ناتھہ دوارہ ملازم گنگو سوامی فوت ہوا۔ اس شخص کی عمر ۱۲۵ برس کی ہوئی۔ بیٹے بوڑھے ہو کر مدت ہوئی مر گئے۔ پوتے پوتیاں چالیس چالیس برس کے موجود ہیں۔ تادم مرگ اس شخص کے اعضا قوی و مضبوط رہے۔ لکڑی کے سہارے سے بخوبی چلتا پھرتا تھا۔ بینائی میں بھی فرق نہیں آیا اور نہ دانت ٹوٹے تھے۔ بیشک اس زمانہ میں یہہ شخص ایک عجیب چیز تھا +

چرکھاری ملک بندیل کھنڈ میں ایک چور نے بڑی چالاکی سے ایک بقال کی دوکان میں چوری کی یعنی چوری کرتے وقت بقال آگیا تو چور نے اندر سے کواڑ بند کر لئے اور دیا سلائی سے چراغ جلا کر کوڑیاں لیکر بیٹھہ گیا۔ بقال نے باہر سے کواڑ بند کر دیئے اور تھانہ میں اطلاع کرنے گیا۔ پولیس والے آئے اور چور سے پوچھا تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ اس بقال نے میرے ساتھہ رات بھر جوا کھیلا ہی جب ہار گیا تو اپنے گھر روپیہ لینے گیا میں یہاں منتظر بیٹھا ہوں اسپر پولیس نے بقال کو خوب زد و کوب کیا اور مجرم ٹھہرایا +

دربھنگہ کے سترہ بابوؤں نے مسٹر ہیڈن کلکٹر اور اُنکے دس شہریوں سے اس علت میں ایک لاکھہ روپیہ وصول کرنیکی ٹھان لی ہی کہ اُنہوں نے مقدمہ دربھنگہ میں ایک مندر گرانے سے اُنکے مذہبی خیالات کو رنج پہنچایا ہی +

جیپور میں ایک لڑکے نے اپنے والد کو چاقو سے مار ڈالا وجہ یہہ کہ نالایق لڑکا کسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا تھا باپ منع کیا کرتا تھا۔ جس سے ناراض ہو کر اس شیطان مجسم لڑکے نے یہہ نامعقول حرکت کی +

سہارنپور میں عجیب واقعہ گذرا۔ وہاں ایک مقبرہ کی نسبت لوگوں کو شبہ ہوا کہ یہاں مال گڑا ہی۔ مالک سے جو ایک مسلمان ہی اس جگہہ کو مول لیا۔ اس میں قریب ساٹھہ آدمی شریک تھے۔ سرکار سے سند حاصل کی اور روپیہ دیا کہ جو مال برآمد ہو اُسکے مالک وہ لوگ ہونگے۔ پولیس کا پہرا تنخواہ داخل کر کے لیا گیا۔ قبر کو بیس فیٹ گہرا کھودا مگر خاک بھی نہ ملا۔ اب سرکار اُنکو مجبور کر رہی ہی کہ قبر کو درست کرواو مگر اُنکے دل ایسے بجھ گئے ہیں کہ سانس بھی نہیں لے سکتے۔ ان لوگوں کا قریب دو تین ہزار روپیہ اسمیں صرف ہو گیا +

نصرت الاخبار دہلی ۸ مارچ ریاست حیدرآباد کی نسبت لکھتا ہی کہ جسطرح لکھنؤ کے اخیر زمانہ میں نواب لکھنؤ کے پاس اور نواب صدیق حسن خان مدار المہام بھوپال کے پاس سلطنت کے برباد کرنے والے لوگ جنہیں دُنیا میں کوئی نہیں پوچھتا اس ریاست میں پہنچے ہوئے ہیں اور آخر کار جیسا اُن کا خاتمہ ہو گیا یہہ ہی حال

حیدرآباد کا نظر آتا ہے۔ یہی حال بعہد مہاراجہ شیودان سنگھ ریاست الور کا تھا کہ دہلی کے چھٹے ہوئے لوگ شب و روز اُنکے ارد گرد ہر وقت دربار میں موجود رہتے تھے اور بجز رقص و سرود اور لہو و لعب اور بربادی کُن مشوروں کے رئیس کو اور کسی کام مفید ریاست کیطرف متوجہ نہیں ہونے دیتے تھے آخر کار بے اختیار ہو کر اُسی حالت میں انتقال کر گئے۔ افسوس ہے کہ ہمارے اکثر ہندوستانی رئیس ایسے لوگوں بد معنوں و شیدا ہو کر انہیں ہر وقت اپنی رفاقت میں رکھتے اور آخر کو اُسکا نتیجہ بجز نہیں حاصل ہوتا ہے مگر افسوس کہ اس قسم کے لوگ دہلی ہی سے ہر کہیں جا گھستے ہیں +

۲۳ فروری کو منشی گیا پرشاد ایڈیٹر وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ اپنی گاڑی پر کمپنی باغ کے متصل جا رہے تھے کہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے دو چار ہوئے صاحب بہادر کو دیکھ کر منشی گیا پرشاد نے گاڑی روک لی۔ صاحب بہادر کی نظر جب گھوڑے پر پڑی تو مکھیوں کا ہجوم اُسکی پشت پر دکھائی دیا۔ غرض صاحب بہادر منشی گیا پرشاد کو معہ گاڑی گھوڑے اپنے بنگلہ پر لے گئے اور حکم گھوڑے کا ساز اُتروا کر دیکھا تو واقعی گھوڑے کی پشت زخمی تھی۔ صاحب نے اُنکو معہ گاڑی گھوڑے کوتوالی میں بھیجدیا۔ کوتوال نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے چالان کیا جہاں سے بعد ثبوت کامل ایڈیٹر مذکور پر پچاس روپیہ جرمانہ ہوا +

۲۷ فروری کو گوجرانوالہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک یورپشین نے بندوق چلائی تھی آگ کی چنگاری گھاس میں پڑی۔ جس سے جنگل جل گیا۔ مُلزم با خذ ضمانت زیر تحقیقات ہے +

جاپان میں امریکن بورڈ کے متعلق کلیساؤں میں ۳۰۔ اپریل گذشتہ تک ایک سال میں دو ہزار ایک سو اُنتیس نو مرید شامل ہوئے۔ ۴۳ کلیسائیں منجملہ ۹۴ کے خود پرور ہیں +

دہلوی ہمعصر لکھتا ہے کہ پرنس وکٹر ۲۷ مارچ کو ہندوستان سے مراجعت فرمائے لنڈن ہونگے اور وہاں پہنچتے ہی اُنکی شادی کا جلسہ شروع ہوگا +

دُنیا میں ریل کے اجرائے کو صرف پینسٹھ برس ہوئے ہیں اور اس مختصر زمانہ میں اُسنے بہت کچھ ترقی کی ہے چنانچہ صرف ہندوستان میں ۱۵ ہزار میل تک ریل جاری ہے +

جزیرہ آئیس لینڈ کی کل آبادی ستر ہزار آدمی کی ہے جو سب کے سب پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔ وہاں نہ کوئی تماشگاہ اور نہ کوئی جیلخانہ اور نہ جج نہ عدالت ہے کیسی خوش نصیب سرزمین ہے +

مرادآباد میں ایک بچہ زیور کے لالچ سے قتل کیا گیا ہندوستان کے لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز نہیں آتے گو کہ ہمیشہ سنتے ہیں کہ سیکڑوں بچے اسکے سبب ہلاک ہوتے ہیں +

یکم مارچ کو بابو پی سی لاہ نے کلکتہ میں بازاری ازدحام کے سامنے غبارہ پر اُڑنیکی کوشش کی مگر کسی نقص کے باعث ناکام رہے اسپر عوام نے اُنکی خوب گت بنائی مگر پولیس نے بچا لیا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

حیدرآباد و نظام کالج میں انعام تقسیم ہوئے۔ خود حضور نظام کرسی نشین تھے۔ رزیڈنٹ اور بہت سے نامور دیسی اور یوروپین صاحبان شریک جلسہ ہوئے +

اجمیر میں آجکل عوارض ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ پیچ۔ بخار۔ زکام۔ کھانسی وغیرہ بکثرت ہیں۔ کوئی گھر ان بیماریوں سے خالی نہیں +

کرنیل والٹر صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ ۱۲ ماہ حال کو اجمیر سے کوہ آبو کو تشریف لے گئے +

مدراس میں عہدہ کمشنر حفظان صحت موقوف کیا گیا۔ اور اُسکے بجائے انجنیر حفظان صحت مقرر ہوا۔ اس اصلاح سے ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ کی بچت ہوگی +

کہتے ہیں امیر کابل عنقریب حضور وائسرائے سے ملاقات کرینگے +

کلکتہ کا اخبار اُردو گائیڈ اخبار دارالسلطنت کلکتہ میں شریک ہوگا +

راجپوره علاقہ پٹیالہ میں جو بارود کے کارخانہ میں آتشزدگی کی واردات ہوئی اُس میں اسّی من بارود جمع تھی +

عنقریب ایک نیا ایکٹ اس غرض سے نافذ ہونیوالا ہے کہ جو جانور فصلوں کے ضرررساں کیڑوں کو کھاتے ہیں اُنکی حفاظت کیجاوے +

دہلی کی عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج میں ایک شخص نے آمین بالجہر کا دعویٰ کیا ہے اور طرفین کے بڑے بڑے علما مددگار ہیں۔ ۱۸ مارچ پیشی کی تاریخ مقرر ہے +

لاہور میں مکانات پر ٹکس لگانیکی تجویز ہو رہی ہے جس سے مالکان مکانات کو بڑا اندیشہ ہے +

کلکتہ میں جو اندنوں بحری تجربہ ہوا ہے اُس سے یقین ہوگیا ہے کہ یہ شہر سمندر کیطرف سے غنیم کے ہاتھ کسیطرح نہیں آسکتا +

بنارس میں مکانات پر ٹکس لگانے کے انتظام کے لئے وہاں کی میونسپلٹی نے گورنمنٹ سے ایک ڈپٹی کلکٹر کی خدمات طلب کی ہیں +

امرتسر میں گیاس کی روشنی جاری کرنیکی تجویز پیش کی گئی ہے +

مدراس میں ٹیکا چیچک لگانے کے لئے بجائے بچھڑے کے گدھے سے لیا کرینگے +

ریاست رامپور کے کاغذات حساب کتاب کے امتحان پڑتال کے لئے مسٹر سی۔ ای کرالی صاحب بھیجے گئے ہیں +

کلکتہ میں ایک عورت نے شادی ہونے کے دوسرے روز زہر کھا کر خودکشی کی اس لئے کہ یہ شادی اُسکے خلاف مرضی تھی +

ہز آنر لفٹننٹ گورنر نے نواب عبد المجید خان کے پسماندگان کو تعزیت کا تار بھیجا +

۱۸۸۹ء میں پنجاب کی جنوبی ریاستوں میں ۴۷ آدمی ہیضہ سے مرے +

لکھنؤ میں بھی وبائے انفلوئنزا پھیل گئی۔ ابتک ڈیڑھ سو سپاہی ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں +

ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف ۱۵ کو کلکتہ سے روانہ دورہ آسام ہوئے +

جالندھر کے لوگ اخبار آفتاب ہند نے ہندو مسلمانوں کے عام اتفاق کے خلاف جو شایع کیا اُسپر تمام شہر کے لوگ اُس سے ناراض ہیں +

نرائن گنج میں سخت آتش زدگی وقوع میں آئی۔ ۴ لاکھ کا نقصان ہوا +

حضور قیصر ہند کے پاس اور پارلیمنٹ میں بلا ادائے محصول درخواستیں بھیجی جا سکتی ہیں +

فرانس نے اپنی سپاہ کے بستروں کی درستی کے لئے ۱۱ ۱/۲ فرانک کی منظوری دی ہے +

علاقہ روس میں حکم ہوا ہے کہ جس شخص کو پروانہ راہداری دیا جائے پروانہ کی پشت پر اُس کی عکسی تصویر بھی کھینچی جایا کرے +

فرانس میں اجنبی ممالک کے لوگوں پر ٹیکس لگایا جاویگا

بصرہ میں تین ہزار آدمی ہیضے سے جان بحق ہو چکے ہیں

ارمینیا میں سلطان روم کی حکومت کے خلاف جوش پھیل رہا ہے +

مرض جذام کی تحقیقات کے لئے لنڈن سے ہندوستان میں ایک کمیشن بھیجا گیا ہے +

وزارت فرانس مستعفی ہونیوالی ہے کیونکہ حالت معاملات ابتر ہے +

نٹال سے بغاوت کی خبر آئی۔ سرکاری علم توڑا گیا جوش پھیلا ہوا تھا +

انگلستان کی فوج کا خرچ امسال ۴۴ کروڑ روپیہ منظور ہوا +

انگلستان کی فوج گورہ میں ۱۲ سو سپاہی زائد کئے جائینگے +

سنہ ۱۸۸۹ء انگلستان میں گوشت خواری کے خلاف ۸ سو سائیٹیاں قائم ہوئیں +

روس کے شاہی محل کے متصل ایک جماعت نہلسٹوں کی پکڑی گئی اس محل میں زار روس مع کنبہ کے فروکش تھے +

پروفیسر میکس مولر صاحب کی لڑکی کی شادی مسٹر جیمس فرگیوسن کے بیٹے مسٹر ڈی سی فرگیوسن کے ساتھ ہو گئی +

سلطان روم نے اپنے اخراجات خانگی میں ڈیڑھ کروڑ فرانک کی تخفیف کر دی ہے +

شاہ جرمن روس کی جنگ مصنوعی میں شریک ہونگے

برلن سے ایک شخص نے پیرس تک صندوق میں بند ہو کر سفر کیا لیکن آخر کار پیرس میں پکڑا گیا اور بجرم دھوکھ دہی سزایاب ہوا +

سلطان زنجبار کی رعایا کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے اسمیں دس ہزار عرب سات ہزار ہندوستانی اور باقی عموماً حبشی ہیں +

کہتے ہیں کہ پرنس بسمارک نے وزارت جرمنی سے مستعفی ہونے کا خیال ملتوی کر دیا +

برمنگھم کے کارخانے میں ہر روز ۰۰۰۰۰۰۳۰ پن تیار ہوتی ہیں اور کل انگلستان میں ۰۰۰۰۰۰۴۵ بنائی جاتی ہیں +

کراچی میں ایک تار آیا ہے کہ شیراز میں وبائے انفلوئنزا سے نصف باشندے صاحب فراش ہو رہے ہیں +

پشاور سے جمرود تک ریل بنانے کا ارادہ منسوخ ہو گیا +

پنڈتہ رما بائی صاحبہ بیوہ خانہ کی ترقی کے لئے چندہ جمع کرنیکو حیدر آباد میں تشریف لے گئی ہیں +

میسور میں یورپین کاشتکاروں کی تعداد روز بروز ترقی پر ہے +

لکھنؤ سے ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار جاری ہونیوالا ہے جس کا نام انڈین گرافک ہوگا اسمیں تصویریں چھپا کرینگی +

پارلیمنٹ انگلستان میں وزیر اعظم کی نسبت کہا کہ وہ جھوٹا آدمی ہے۔ اس جرم میں مسٹر لبوکر ممبر ایک ہفتہ کے لئے معطل کئے گئے +

دو برہمی شہزادے جو رنگون کالج میں تعلیم پا رہے تھے سکول سے بھاگ گئے مگر پھر پکڑے گئے اور بجائے رنگون ترچناپلی میں بھیجے گئے +

ہائی کورٹ الہ آباد نے محافظ دفتر کلکٹری ضلع مرزاپور کو دو روپیہ رشوت لینے کے جرم میں سزائے قید کا مستوجب ٹھہرایا

ریاست بڑودہ نے تعلیم کے بارہ میں بڑھ چڑھ کر ترقی کی ہے۔ اب وہاں فیصدی گیارہ باشندے تعلیم پاتے ہیں +

شیدایان چار کو مژدہ ہو کہ تمام ہند میں تجویز ہے کہ چار پر محصول چنگی معاف کیا جاوے +

ہندوستان سے ۸ کروڑ چالیس من چاول اور ۲ کروڑ چالیس لاکھ من گندم دوسرے ملکوں کو ہر سال جاتا ہے +

بالائی ہند کی ایک مشہور لیڈی مسس ٹشلر نے جو سکندر آباد میں ایک نمائش کھولنے کا ارادہ کیا تھا اُس کو سر آسمان جاہ صاحب نے ۹ مارچ کو کھولا +

علاقہ لورالائی میں ایک پٹھانی نے اپنے شیر خوار بچہ کو جان سے مار ڈالا۔ مقدمہ جناب تحصیلدار صاحب کی عدالت میں پیش ہے +

لاہور سٹیشن پر ایک پولیس مین پارسل چراتا ہوا پکڑا گیا ہے۔ جسکو ایک سال کی قید ہوئی +

لنڈن میں ۲۵ ہزار آدمیوں نے روس کے ظلموں کے خلاف بھاری جلسہ کیا اور چاہا کہ انگلستان اُس سے جواب طلب کرے +

آسٹریلیا کی دو مس صاحبان ہندوستان میں خدا کا کام کرنیکے لئے آئی ہیں انمیں سے ایک مس ہینڈس ہیں جو ایلور میں محمدیوں کی لڑکیوں کے مدرسوں کو اپنے ہاتھ میں لینگے +

مقام نوکانگ (چین) میں بت پرستوں نے میتھوڈسٹ اور چینا انلنڈ مشن کے گرجوں کو مسمار کر دیا پر خادم الدینوں کو ضرر نہ پہنچا +

گمٹی نیچ دالوں کی ٧٦٢ء فوجی گروہ ٢٣٢ متفرق ملکوں اور نوآبادیوں میں کام کرتی ہیں جنمیں ٨٧٠٠ افسر ہیں

نینی تال پر ایک شفاخانہ کی تجویز کی جاتی ہی۔ ٢٦٠٠٠ روپیہ فی الحال جمع ہو گیا ہی+

بنگلور میں ہندو لڑکوں نے اتفاق کیا ہی کہ جبتک مشن سکولوں میں بیبل پڑھائی جائیگی وے کسی مشن سکول میں نہ پڑھینگے "ایں خیالست و محالست و جنوں"+

مسٹر رابرٹ لنکولن فرزند پریزیڈنٹ ابراہام لنکولن امریکن منسٹر متعینہ لنڈن نے وفات پائی+

یکم اپریل سے لاہور اور پنجاب کے دیگر بڑے شہروں میں دوکانہائے چانڈو و مدک نوشی یکقلم موقوف کی جائینگی اور آئندہ کو ایسی دوکانوں کا لائسنس دینا بند کیا جائیگا+

چینی امبان ١١ مارچ کو کلکتہ میں پہنچ گیا اور ١٣ کو ویسرائے صاحب کے ساتھ درباری دعوت میں شریک ہوا+

مدورا میں جن ڈاکوؤں نے حال میں مسٹر ہنفس انجنیر پر حملہ کیا عدالت سشن جج سے دس برس قید کے سزایاب ہوئے+

چین بخوف حرکات روس اپنی فوجیں سیبریا کی سرحد پر فراہم کرتا ہی+

لاہور سٹیشن کے ٹکٹ آفس پر ڈاکہ مارنیوالا ٣ سال قید ہوا+

آسٹریا کی فوجی تیاریوں پر روسی اخبار تیوری چڑھاتے ہیں+

لاہور سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ایک مسلمان عورت کو لڑکا ہوا+

١٣- مارچ سے جموں تک آمد و رفت ریلوے جاری ہو گئی ہی+

پپلان ضلع بنوں میں ایک آنریری مجسٹریٹ گھوڑے سے گر کر مر گیا+

حضور وایسرائے ٣٠ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہونگے کہ شملہ پہنچیں+

مدراس میں لاٹری ڈالنے کے جرم میں چھ آدمی گرفتار ہوئے+

پونا میں ١٣ پارسی وانٹر کئے گئے۔ ٥٠١ اور ہونیوالے معلوم ہوتے ہیں+

شاہ جرمنی روسی فوجوں کی قواعد کا جلسہ دیکھنے خود جاوینگے+

اٹلی کی کل فوجوں کی مجموعی تعداد ٢٧ لاکھ ٦٥ ہزار ہی+

سیام میں مختلف ریلوں کے اجرا کے لئے پیمائشیں ہو رہی ہیں+

گورنمنٹ سیام قرضہ لینا عیب سمجھتی ہی اُن کے لئے روپیہ کہاں سے آوے+

پیروز (اٹلی) میں ناگہاں ہوتا تھا فرش ٹوٹا ۔۔۔۵ آدمی دب گئے ١٤ مر گئے اور پچاس سخت مجروح ہو گئے+

لنڈن کے ساہو کاران براؤن گلروسے دیوالہ ٥٤ لاکھ نکلا+

جنوبی ویلز میں کان کو مُنہ پھٹنے سے دو سو آدمی مر گئے+

ٹورنٹو یونیورسٹی میں آتشزدگی سخت سے ٥ لاکھ ڈالر نقصان ہوا+

لکھنؤ میں کالون انسٹی ٹیوٹ کا بنیادی پتھر رکھا گیا+

بپتسما کی خبریں

موضع زنار وار علاقہ ترنتارن ٢٣ فروری کو پادری گلفورڈ صاحب کے ہاتھ سے پچاس شخصوں نے (جو موضع مذکور کے مالک تھے) بپتسما پایا+

ترنتارن ٩ مارچ۔ پادری گلفورڈ صاحب کے ہاتھ سے چار شخصوں نے بپتسما پایا+

٢٥ فروری شیر کوٹ علاقہ بجنور میں پادری بوچ صاحب نے ١٤ آدمیوں کو بپتسما دیا+

گذرے دو مہینے میں پادری ابراہام سالومن صاحب نے ٢٢٨ آدمیوں کو بپتسما دیا ہی۔ پادری سالومن صاحب فی الحال رامپور کے ضلع میں بہت پھیلتا جاتا ہی+

٢٧ فروری پادری جھبو لعل نے کرنار پور بجنور میں ... آدمیوں کو بپتسما دیا+

سرکاری خبریں

رائے بہادر بدریداس صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو ڈاکٹری سارٹیفکٹ پر یکم نومبر ١٨٩٠ء سے ٨ ماہ اور ... یوم کی رخصت عطا ہوئی+

خان بہادر ضیاء الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی سے رہتک کو اور رائے بہادر شیو پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہتک سے شملہ کو اور سیلفکس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر شملہ سے کسولی کو اور رائے بہادر اجھر ورام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کسولی سے سرسہ کو تبدیل ہوئے+

اے ڈیلز صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر بمقام ... اپنے کام سے سبکدوش ہونیکے بعد بطور انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کام کرینگے+

رائے بہادر مولراج صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ لاہور سے حصار تبدیل ہوئے اور بجائے انکے رائے بہادر سومدت صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی سے لاہور تبدیل ہوئے فقط+

اے بی سٹیڈمن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ... بیماری سے واپس آکر بجائے گلیڈسٹون صاحب بہادر جو انبالہ کو جاتے ہیں گوجرات میں تعینات کئے جاوینگے+

اے واٹس صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رائے بہادر بوٹا مل صاحب نمبرا کے خاص کام پر متعین کی میعاد میں عارضی طور پر فیروزپور تبدیل ہوئے+

راے بہادر پنڈت سومدت صاحب کے لاہور پہنچنے تک راے بہادر بھیمسین اس پوسٹ پر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر عارضی طور پر لاہور تبدیل ہوئے +

ایچ اے روس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر موسم گرما آئندہ میں حصہ ضلع داہوزی کا اہتمام رکھینگے - جی سی بیدن صاحب بہادر رخصت سے واپس آکر مری میں تعینات کئے جاوینگے +

بجاے جے اے روبنس صاحب بہادر کے جو رخصت فرلو پر جاتے ہیں گوڈ صاحب بہادر ہیڈ کلرک دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع انبالہ بطور قایم مقام ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہو کر لاہور تعینات کئے گئے +

تار کی خبریں

لنڈن ۱۱ مارچ - جنوبی ویلز میں جو کان مرسومہ مورفا بارود کے زور سے پھٹ گئی تھی اس کے شعلوں سے مدفون مزدوروں کو بچانے کی کوششیں بے دست و پا ہو گئی ہیں - پچھلی خبر سے معلوم ہوا ہی کہ ۵۰ - آدمی دفن ہیں +

کلکتہ ۱۱ مارچ - آج ہائیکورٹ نے اوہارا کے اپیل کا فیصلہ کیا - عدالت نے ایک بسیط غور و تامل کے بعد اثبات جُرم مسترد کیا اور جوری کا حکم منسوخ کیا اور قیدی اوہارا کو صاف بری کیا +

بریلی ۱۲ مارچ - کل ہز رائل ہائینس پرنس وکٹر شکارگاہ نیپال سے مراجعت فرما ہوئے +

سپیشل ٹرین پیلی بھیت سے آدھی رات کو یہاں پہنچی - حضور سمو الیہ نے گاڑی پر آرام فرمایا - اور آج ۷ بجے صبح کے بڑودہ کی راہ سے علیگڈھ کو نہضت فرما ہوئے - حضور پرنس اپنی سیر و شکار سے نہایت محظوظ ہوئے ہیں +

کلکتہ ۱۱ مارچ - چینی اسپان دو سکو ٹریز مسٹر ہارٹ چینی ڈیلیگیٹ مسٹر لڈلو ترجمان اور مسٹر پال ڈپٹی کمشنر دارجیلنگ کے ساتھ آج بعد دوپہر کلکتہ میں پہنچے +

اہلکار پیشوائی کے واسطے موجود تھے اور ایک بھاری ہجوم بالخصوص چینیوں کا جمع تھا - غالباً کلکتہ کی کل چینی آبادی کا دو تہائی حصہ اس برگزیدہ مہمان کو دیکھنے آیا +

سب عمدہ پوشاکوں سے ملبس تھے - مذہبی پیشواؤں نے بسر کردگی اعلیٰ پیشوا کے بعض رسوم ادا کیں اور کئی فرودگاہ تک گاڑی کے پیچھے دوڑتے گئے - تمام سٹیشن چینی جھنڈیوں سے آراستہ تھا +

لکھنؤ ۱۲ مارچ - آج ۵ - بجے شام کے حضور سر آکلنڈ کالون کی موجودگی میں کالون انسٹیٹیوٹ کا بنیادی پتھر رکھا گیا +

لنڈن ۱۳ مارچ - ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز ۱۵ ماہ حال کو شہنشاہ کی ملاقات کیواسطے برلن کو تشریف لیجاوینگے جہاں ایک ہفتہ قیام کرینگے +

لنڈن ۱۲ مارچ اخبار ٹائمز مظہر ہی کہ سلطنت عثمانیہ نے ایک سرکلر جاری کیا ہی جس سے کریٹ کے تارک الوطنوں کو اپنے ملک میں واپس آنے کے لئے سہولتیں پیش کی گئی ہیں اور بجز ۱۸ ملزموں کے سب کو عام معافی دی گئی ہی +

لنڈن ۱۳ مارچ - طہران میں انفلوانزا سے ۰۰ ۱ اموات روزانہ کی اوسط ہی - شاہی خاندان کے کئی آدمی اس وبا میں مبتلا ہیں +

لسبن ۱۲ مارچ نیشنل فنڈ برنگال آخر ش ہیچ ثابت ہوا شاہی خاندان اور اسکے دیگر سر برآوردہ لواحقین کی رقموں سے بڑھکر نیشنل تمام پانچ ہزار روپیہ جمع ہوا ہی +

لنڈن ۱۳ مارچ - کہتے ہیں کہ ہوس آف کامنز میں لبرل پارٹی کے ممبر قانون کونسل ہاے ہند کی ترمیم اصول نیابت کے اوخال سے کرینگے +

بمبئی ۱۳ مارچ - کل حضور ڈیوک آف کناٹ کیخدمت میں دیسیوں کا ایک ڈیپوٹیشن بہ استدعا پیش کرنیکے لئے حاضر ہوا کہ ہندمیں بھی ایک جنگی کالج قایم کیا جائے - جس سے ہز رائل ہائینس نے دلی ہمدردی ظاہر فرمائی +

کلکتہ ۱۲ مارچ کل شام ہوڑہ ریلوے سٹیشن پر ایک حادثہ وقوع میں آیا - کانٹے والے کی غلطی سے ایک مسافر گاڑی اسطرف چلی گئی - جہاں مال گاڑی کھڑی تھی جس کے ٹکرانے سے کئی مسافر ہلاک اور سخت مجروح ہوئے اور قریباً تمام کو جنبش سے کچھ نہ کچھ تکلیف پہنچی ہی +

میڈرڈ ۱۱ مارچ - گورنمنٹ ہسپانیہ برلن کی کانفرنس محنت میں تین ڈیلیگیٹ بھیجیگی +

بمبئی ۱۲ مارچ - کل رات سر جمشید جی جی جی بھائی نے ڈیوک و ڈچس آف کناٹ کو وداعی پارٹی دی جسمیں ڈیوک اور لارڈ ورتے شامل نہ ہو سکے - مگر ڈچس صاحبہ تشریف فرما تھیں

حساب مبشر انجیل واسطے آگاہی چندہ دہندگان

آمدنی

ڈاکٹر برخوردار صاحب -	[illegible]
مولوی صفدر علی صاحب -	[illegible]
پادری تارا چند صاحب -	[illegible]
مسٹر نجم الدین صاحب -	[illegible]
مولوی عبداللہ از احمدآباد -	[illegible]
پادری آلنٹ صاحب -	[illegible]
پادری ہٹرسن صاحب -	[illegible]
مسٹر دانئیل ہیڈ ماسٹر گجرات -	[illegible]
مسٹر ڈیوڈ چارلس ہیڈ ماسٹر -	[illegible]
سردار دیدار سنگھ گجرات -	[illegible]
پادری میاں صادق صاحب -	[illegible]
پادری طالب الدین صاحب -	[illegible]
ابراہیم طالب الدین صوبہ دار -	[illegible]
پادری ویڈ صاحب -	[illegible]

پادری عبد العلی صاحب۔	عہ/ ۸/
مس پاسلے صاحبہ۔	عہ/ ۸/
بابو ودھاوامل صاحب۔	۸/
ڈاکٹر غیاث اللہ صاحب۔	عہ/
پادری حمید الدین صاحب۔	۸ے/

میزان کل ۱ا مہ ۶/

خراج

مولوی رحمت مسیح صاحب۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء	حللعہ
پادری نیوٹن صاحب ۱ فروری ۱۸۹۰ء	لوعہ ۱۴/
ایضاً ۱۵ ایضاً	عہ
منیجر نور افشاں ۱۰ مارچ ۱۸۹۰ء	سہ ۱۰/
خرچ منی آرڈر۔	۱۴/

خرچ کل ۱ا مہ ۶/

یادداشت

جسقدر روپیہ مبشر انجیل کیواسطے احباب سے ملا اُسکا یہہ حساب ہی اور حللعہ کا اور اسکے علاوہ جو احباب نے مولوی رحمت مسیح صاحب واعظ کی خدمت میں بھیجا وہ حساب اُنکے پاس ہو۔ خط و کتابت کے اخراجات میں سے نہیں لئے۔ اَب جبتک روپیہ کا انتظام نہ ہو (وہ انتظام درپیش ہی) تبتک مبشر انجیل بند رہیگا

راقم۔ بندہ شیر سنگھ باجوہ

قصیدہ مدحیہ ربنا و مخلصنا الیسوع المسیح

زہیر۔ از۔ بیاس

مسیحا مالک کون و مکان است — مسیحا کلمہ حق بیگمان است
مسیحا مظہر ذاتِ الٰہی — مسیحا کاشفِ رازِ نہان است
مسیحا باعث ایجاد عالم — مسیحا خالقِ ہر انس و جان است
مسیحا منبع فضل و صداقت — مسیحا ذو الجلال و مہربان است
مسیحا رہبر کامل جہاں را — مسیحا پیشوائے گمرہان است
مسیحا کارسازِ زشت کاراں — مسیحا چارۂ بیچارگان است
مسیحا گوہر بحرِ حقیقت — مسیحا جوہرِ سرِ نہان است
مسیحا شافع یوم القیامت — مسیحا مہربان ملزمان است
مسیحا باعث اصلاح عالم — مسیحا موجب ارام جان است
مسیحا بادشاہ ہر دو عالم — مسیحا افتخارِ دو جہان است
مسیحا رہنمائے سرفرازاں — مسیحا مقتدائے مرسلان است
مسیحا سامع فریاد انساں — مسیحا محرم آزار جان است
مسیحا مدعائے جان محزوں — مسیحا فرحت روح روان است
مسیحا خالق ارض و سماوات — مسیحا مالکِ آب روان است
مسیحا مخرج خوبی و برکت — مسیحا خیر خواہ مردمان است
مسیحا ناخدائے بحر دُنیا — مسیحا واقفِ موج جہان است
مسیحا محسنِ اولاد آدم — مسیحا غمگسار بندگان است
مسیحا گنج اسرارِ نہانی — مسیحا جامع متفرقان است
مسیحا ناظرِ افعالِ مخفی — مسیحا سامع نطقِ زبان است
مسیحا مطلع انوار عرفاں — مسیحا شافع کل خاطیان است
مسیحا لا یزال و لا تبدل — مسیحا موجد کون و مکان است

مسیحا در وسند تو زہیر؟
مسیحا بردلت مرہم نہان است

ضرورت

مشن سکول راولپنڈی کے لئے ایک ٹیچر کی نہایت ضرورت ہو

تنخواہ واسطے سینیر انگلو ورنیکولر کے پہلے درجہ کی۔	حللعہ
ایضاً ایضاً ایضاً درجہ دوم کی۔	للعہ
ایضاً واسطے جونیر انگلو ورنیکولر کے پہلے درجہ کی۔	عہ

وہی امیدوار جنکے پاس سرٹیفکٹ بمراتب بالا ہوں اپنی درخواست پتہ ذیل پر روانہ کریں +

المشتہر

ہیڈ ماسٹر مشن سکول راولپنڈی

ضرورت

ہوشیارپور لڑکیوں کے یتیم خانہ اور بورڈنگ سکول کے لئے ایک عورت استاد کی ضرورت ہو۔ چاہئے کہ یہہ اُستاد عیسائی ایماندار ہو۔ اور کم سے کم فارسی اُردو میں مڈل یا گرلز ہائی مڈل تک تحصیل علم کری ہوئی ہو۔ اگر پڑھانے کے کام میں کچھ تجربہ کار ہو۔ اور سوئی کاری سے واقف ہو تو زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ اِس قسم کی لیاقت رکھنے والی کوئی عورت یا لڑکی اِس عہدہ کی خواہش رکھتی ہو۔ تو اپنی درخواست بقلم خود لکھ کر مع سندات مسز چیٹرجی کے پاس ہوشیارپور میں بھجدیوے۔ اور اُن کے ساتھ اپنی تنخواہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت کرے +

المشتہر

پادری کے۔ سی چیٹرجی ہوشیارپور

لودیانہ

کل میلہ چیت چودس بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ ہزاروں دریا پر مرد اور عورتیں اشنان سے پاپ کو دھونے کی کوشش کررہے تھے۔ نہ صرف جاہل۔ بلکہ زمانہ حال کے تعلیم یافتہ بھی مع مستورات انمیں شامل تھے۔ ایسے موقعہ پر رنڈیوں کی بھی نرکی نام ہو۔ جو بیحیائی اور بے شرمی اس موقعہ پر ظاہر ہوئی وہ آئندہ پرچہ میں درج کیجائیگی +

موسم بدل گیا۔ سردی نام کو نہیں۔ صحت اچھی ہو۔ کسی قسم کی کوئی شکایت موسمی بیماری کی نہیں +

پیدایش ۳۲۔ اموات ۲۴ +

یہاں کے جیل سے ایک قیدی جو داروغہ جیل کی ذاتی خدمت کیا کرتا تھا۔ ۱۶ مارچ کو رسوئی کے برتن داروغہ صاحب کے مکان پر مانجتا ہوا بھاگ گیا +

امریکن مشن پریس لودیانہ